BUJIS
BAHRIA UNIVERSITY JOURNAL OF ISLAM AND SOCIETY
pISSN No: 3105-9988 eISSN No: 3105-9996
Volume: 01, Issue: 02 (Dec 2025)
Email: bujis.bukc@bahria.edu.pk.com
Website: www.bujis.bahria.edu.pk
DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES, BAHRIA UNIVERSITY KARACHI CAMPUS

سوشل میڈیا اور اس کے مسلمان فرد کے اخلاقی اقدار پر اثرات: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Impact of Social Media on Ethical Values of A Muslim: An Analytical Study of in the Light of Islamic Teachings

Nida Sohail[1]

[1] Research Scholar, University of Karachi, Karachi, Pakistan. **Email**: nidadohail2007@gmail.com

ABSTRACT

The rapid expansion of social media has significantly transformed the ways individuals communicate, construct identity, and engage with the world. For Muslims, this digital shift presents both opportunities and challenges concerning the preservation of ethical and moral values prescribed in Islam. This study examines the impact of social media on the ethical values of Muslims in the light of Islamic teachings, with a particular focus on Qur'anic principles and Prophetic guidance. Using an analytical approach, the research explores how social media influences key Islamic ethical domains such as modesty, truthfulness, privacy, social responsibility, interpersonal conduct, and the regulation of desires. The study also highlights behaviors commonly observed on social networking platforms—such as misinformation, backbiting, boastfulness, excessive self-expression, and moral distraction—and evaluates them against Islamic ethical standards. Findings indicate that while social media can serve as a powerful tool for knowledge dissemination, community building, and da'wah, it simultaneously poses risks to moral discipline, spiritual well-being, and social harmony when used without ethical awareness. The study concludes by proposing Islamically grounded guidelines for responsible digital engagement, emphasizing intentionality (niyyah), self-restraint (tazkiyah), and accountability (muhāsabah) as essential components for navigating the online environment in a morally conscious manner.

Article Information

Received
October 30, 2025
Revised
November 25, 2025
Accepted
December 12, 2025
Published
December 16, 2025

Keywords:
Social Meida
Islamic Ethics
Al Hujurat
Digital Behavior
Online Conduct
Ethical Challenges

Funding
This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

1. موضوع کا تعارف

21ویں صدی میں ابلاغ و مواصلات نے ایک انقلابی دور میں قدم رکھا ہے، اور سوشل میڈیا اس تبدیلی کا سب سے نمایاں پلیٹ فارم(Platform)بن کر ابھرا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی(Technology)نہ صرف معلومات کے تبادلے کی رفتار کو تیز کر چکی ہے، بلکہ عالمی سماجی، سیاسی اور اخلاقی نقشے کو بھی تیزی سے تبدیل کر رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق، دنیا بھر میں ساڑھے چار بلین لوگ اس کا استعمال کر رہے ہیں اور ہر سیکنڈ میں دس نئے صارفین کا اضافہ بھی ہو رہا ہے۔[1]

اسلامی اقدار کے تناظر میں، سوشل میڈیا کی نوعیت دوہری ہے یہ ایک ایسا آلہ ہے جو بیک وقت خیر اور شر دونوں کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اس کا مثبت استعمال معاشرے میں انقلاب برپا کر سکتا ہے اور تشکیل نو میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ جیسے کہ اس کے ذریعے علاج معالجے کے میدان میں انقلاب آیا ہے۔ دوائیوں کا انتخاب اور حصول ممکن ہوا ہے۔ فاصلے قربتوں میں بدل گئے ہیں۔ کم سے کم وقت میں حصول معلومات یقینی ہوا۔ اور اسی طرح، قرآنی ایپلی کیشنز (Apps) کی تخلیق جیسے مستحسن اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ دوسری جانب، اس کا منفی اور کثرت سے استعمال ایک شدید نقصان دہ اور مہلک ہتھیار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ یہی پلیٹ فارم(Platform)کردار کشی کا مرکز بنتا جا رہا ہے، سماجی ڈھانچے کو تباہ کرتا ہے، اور ہماری نئی نسل کو منفی طور پر متاثر کر رہا ہے جہاں اسلامی اقدار کو شدید خطرات لاحق ہیں۔[2]

اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے عروج کے بعد پیدا ہونے والے نئے مسائل (جنہیں فقہ میں فقہ النوازل کہا جاتا ہے) کے تناظر میں اسلامی فکری رہنمائی فراہم کی جائے۔ یہ تجزیہ واضح کرتا ہے کہ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال سے فرار اختیار کرنا دراصل پورے میدان کو خالی چھوڑنے کے مترادف ہے، اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان ذرائع کو استعمال کریں تاکہ انسانیت کو فلاح کی راہ تک پہنچایا جا سکے اور ساتھ ساتھ اسلامی

[1] Muhammad Iqbal Chishti, “Social Media ka Manfi Istimal aur Islami Aqdar ka Zawal,” *Mahnama Minhaj-ul-Quran*, January 2021.
[2] Muhammad Iqbal Chishti, “Social Media ka Manfi Istimal aur Islami Aqdar ka Zawal,” *Mahnama Minhaj-ul-Quran*, January 2021.

OPEN ACCESS | CC BY NC
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اقدار پر پڑنے والے منفی اثرات اور ان کے تحفظ کے لیے لائحہ عمل پیش کیا جائے۔[3]

2. مسلم معاشرے کے بنیادی اسلامی اقدار پر مطالعے کی اہمیت

اسلامی اقدار وہ اصول و احکامات ہیں جو فرد اور معاشرے کی فلاح اور تزکیۂ نفس کو یقینی بناتی ہیں۔ سوشل میڈیا کے تناظر میں، مقالے میں تین کلیدی شعبوں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے جہاں ڈیجیٹل رویے (Digital Behaviour) ان اقدار کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس موضوع پر تحقیقات منعقد کی جائیں تاکہ سوشل میڈیا سے منسلک افراد اور ادوروں کے لیے بہتر راہنمائی کی جا سکے۔

3. تحقیق کا فکری پس منظر:

یہ تحقیق بنیادی اسلامی اقدار کی روشنی میں سوشل میڈیا کے رویوں کا مطالعہ کرے گی جن پر بنیادی مصادر و مراجع اسلام سے تفصیلی دلائل تحقیق کا اہم حصہ رہیں گے۔

الف۔ اخلاقیاتِ مکالمہ: Communication Ethics اس کے تحت بنایدی اقدار کے طور پر صدق (سچائی)، تبین (تصدیق)، اور حسنِ ظن (نیک گمانی) شامل ہیں۔

ب۔ اخلاقیاتِ معاشرت: Social Ethics جس میں عدمِ تجسس، عدمِ غیبت، اور احترامِ آبرو (عزت) بنیادی اقدارِ اسلام ہیں۔

ج۔ فردی اخلاقیاتِ: Individual Ethics جس میں حیا، غضِ بصر (نظر کی حفاظت)، اور تنظیمِ وقت شامل ہیں۔

4. منہجِ تحقیق

درج بالا بنیادی اقدار کی معاشرے میں تطبیق کا جائزہ پیش کر کے معاصر ڈجیٹل رویوں کا جائزہ انہی تین پہلوؤں پر مشتمل فکری پس منظر (Conceptual Framework) میں پش کیا جارہاہے۔ اس پس منظر میں تحقیقی مطالعے میں بنیادی طور پر استنباط (نصوص سے احکام اخذ کرنا) اور انطباق (قدیم اصولوں کو جدید

[3] Sanaullah Tahir, *Da'wat-e-Deen aur Jadeed Zarai'e Iblagh* (Tehreek Minhaj-ul-Quran, 2021).

OPEN ACCESS **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

مسائل پر لاگو کرنا) کا طریقہ اپنایا گیا ہے۔ [4]

5. سوشل میڈیا کے اثرات: ایک عمومی جائزہ

سوشل میڈیا ایک ایسی قوت ہے جو زندگی کے ہر پہلو، سیاست، مذہب، تعلیم، اور کاروبار کو محیط ہے [5]۔ جہاں فرد اور معاشرے کے بنیادی اقدار پر متنوع اثرات ملتے ہیں۔ ان اثرات کے مثبت اور منفی دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔

ایک طرف سوشل میڈیا علم و معلومات کے تبادلے کا تیز ترین ذریعہ ہے۔[6] بڑے بڑے اسکالرز اس کا مثبت استعمال کر رہے ہیں۔ [7] یہ عصر حاضر میں دعوت و تبلیغ دین کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم بن چکا ہے، اور مذہبی تنظیموں نے اس میدان کو خالی چھوڑنے کے بجائے، اسے دعوتِ حق کے لیے استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی دعوت کے اعلان کے لیے صفا کی چوٹی جیسے اُس دور کے مؤثر ترین ابلاغی پلیٹ فارم (Social Communication Platform) کا انتخاب فرمایا تھا۔

دوسری طرف سوشل میڈیا نفرت، گمراہی اور کردار کشی پھیلانے کے لیے ایک مہلک ہتھیار بن چکا ہے۔ جب یہ ذریعہ شرپسند عناصر کے ہاتھ میں آتا ہے تو اعلیٰ انسانی اقدار کو پامال کرنے لگتا ہے۔ سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ یہ ہماری نئی نسل کو تباہ کر رہا ہے اور پاکستان جیسے معاشروں کو ایسے موڑ پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے واپسی مشکل نظر آتی ہے۔ اس کا منفی استعمال اسلامی اقدار کے زوال کا باعث بنتا ہے۔ [8]

6. بات چیت کے اسلامی اقدار اور ان کا تطبیقی مطالعہ

سوشل میڈیا اخبار کے باہمی تبادلے کا مرکز نظر آتے ہیں۔ جہاں خبر کے متعلق قرآن مجید اور سنت مطہرہ کی روشنی میں درج ذیل اسلامی اقدار سامنے آتے ہیں:

---

[4] Muhammad Naeem Muhammad Zubair, “Islami Manahij-e-Bahth,” *Islami Manahij-e-Bahth* 1, no. 1 (2013): 26–39.
[5] Tahir, *Da‘wat-e-Deen aur Jadeed Zarai‘e Iblagh*.
[6] Tahir, *Da‘wat-e-Deen aur Jadeed Zarai‘e Iblagh*.
[7] Chishti, “Social Media ka Manfi Istimal aur Islami Aqdar ka Zawal.”
[8] Tahir, *Da‘wat-e-Deen aur Jadeed Zarai‘e Iblagh*.

OPEN ACCESS CC BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

6.1. خبر کی تصدیق کا شرعی حکم: "تبین" کا اطلاق جدید میڈیا پر

اسلامی اخلاقیات میں سب سے بنیادی اصول کلام اور خبر کی تصدیق ہے، جو ڈیجیٹل دنیا میں فیک نیوز اور غلط معلومات کے پھیلاؤ کے خلاف سب سے بڑی ڈھال ہے۔ اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات میں فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾[9] (ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو") یہ قرآنی حکم موجودہ ڈیجیٹل کلچر، جسے "کاپی پیسٹ رویہ" کہا جاتا ہے، کی براہ راست مذمت کرتا ہے۔ معاصر سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں میں خبر کی تصدیق یا حقیقت کا کھوج لگانے کے بجائے اسے آگے پھیلانے (Share & Forward) کرنے کی جلدی ہوتی ہے۔ یہ جلد بازی، لاپرواہی، بے چینی، افراتفری اور بے یقینی کی فضا پیدا کرتی ہے، جو بالآخر عوام الناس کو مایوسی کے دلدل میں دھکیل سکتی ہے۔ ہر مسلمان کا انفرادی اور اجتماعی فریضہ ہے کہ وہ سنی سنائی باتوں کو تحقیق کیے بغیر آگے نہ پھیلائے۔

6.2. جھوٹ، افواہ سازی اور پروپیگنڈے کی شرعی ممانعت

سائنسی علوم کی بہت سی ایجادات جنہیں انسانیت کے فروغ کا سبب ہونا چاہیے تھا، وہ اب جھوٹ اور پروپیگنڈے (Propaganda) کے بے دریغ فروغ کا سبب بنتی چلی جارہی ہیں۔[10] سوشل میڈیا پر پیش کی جانے والی جھوٹی اور بے سروپا خبریں دراصل اپ لوڈ کرنے والوں کا اپنا موقف ہوتا ہے، جسے وہ خبر کا رنگ دے کر اپنے ہم خیال افراد کو پھیلاتے کرتے ہیں۔

تحقیقات کے مطابق، سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع 42 فیصد تک جھوٹ اور جعلی خبریں پھیلا رہے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ خطرناک یہ ہے کہ بالغ صارفین میں سے 45 فیصد جھوٹی خبروں کو اپنے موقف سے قریب تر سمجھتے ہوئے ان پر یقین کر لیتے ہیں۔[11] اسلام بدگمانی سے بچنے کا حکم دیتا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدگمانی بہت بڑا

[9] *Al-Quran* (n.d.), Al Hujurat: 6.
[10] Khalid Baig, "Social Media ke Zariye Jhoot aur Propaganda ka Farogh," *Daily Nawai Waqt*, January 5, 2024.
[11] Baig, "Social Media ke Zariye Jhoot aur Propaganda ka Farogh."

OPEN ACCESS (cc) BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

جھوٹ ہے۔[12] جھوٹی خبریں جب مذہبی، لسانی یا فرقہ وارانہ بنیادوں پر پھیلتی ہیں تو معاشرتی روایات کو تباہ کرتی ہیں اور حساس مزاج لوگوں میں شدید اشتعال کا سبب بنتی ہیں ۔

6.3. فرقہ واریت اور نفرت انگیزی کا پھیلاؤ

سوشل میڈیا پر نفرت انگیز مواد اور مذہبی اشتعال انگیزی فرقہ وارانہ تقسیم کو ہوا دیتی ہے اور عسکریت پسندی کی نئی لہر کا سامنا کرنے کا خدشہ پیدا کرتی ہے ۔ حکومت پاکستان نے بھی اس صورتحال کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے سائبر اسپیس (Cyber Space) کی کڑی دیکھ بھال کا نظام وضع کرنا شروع کر دیا ہے۔[13]

یہاں ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ اخلاقی اقدار کی ڈیجیٹل پامالی (جھوٹ اور نفرت) کا براہ راست ریاستی انتشار اور عسکریت پسندی سے گہرا تعلق ہے۔ جب سوشل میڈیا پر غیر تصدیق شدہ مواد سیاسی، مذہبی، یا فرقہ وارانہ رنگ اختیار کرتا ہے تو اس کا نتیجہ بے چینی اور افراتفری کی صورت میں نکلتا ہے۔ ریاستی رپورٹس تصدیق کرتی ہیں کہ یہ نفرت انگیز مواد ملک میں عسکریت پسندی کی نئی لہر کو جنم دے رہا ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈیجیٹل بداخلاقی محض انفرادی اخلاقی گناہ نہیں رہتی، بلکہ یہ مقاصدِ شریعہ (جان و مال کا تحفظ) کو خطرے میں ڈالنے کی وجہ سے جنایات (Criminal Jurisprudence) کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہے۔ تبین (تحقیق) کا ترک درحقیقت فساد فی الارض (زمین میں فساد) کا سبب بنتا ہے۔

دین متین کی اسلامی تعلیمات لوگوں کے ساتھ خوش اسلوبی اور آداب ملحوظ رکھتے ہوئے اختلاف کرنے کی تلقین کرتی ہیں ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ لعن طعن کرنے والا ہو ۔

7. سوشل میڈیا کے معاشرتی اخلاقیات پر اثرات کا تطبیقی مطالعہ

سوشل میڈیا صارفین کی طرف سے نہ صرف مکالمہ کے آداب سے پہلو تہی برتی جارہی ہے بلکہ معاشرتی اخلاقیات کے تحت شخصی حقوق سے متعلق اسلامی معاشرت کے پس منظر میں درج ذیل امور کے ذریعے متاثر ہو رہے ہیں:

[12] Imam Muhammad bin Ismail AlBukhari, *Sahih Bukhari*, 2nd ed. (Qadimi Kutub Khana, 2021), no. 5143.
[13] “Hukumat ka Social Media ki Monitoring Sakht Karnay ka Hukum,” Daily Ummat, July 12, 2024, https://ummat.net/879659/.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

7.1. تجسس، عیب جوئی اور جاسوسی

تجسس کا مطلب ہے لوگوں کی خفیہ باتیں اور عیب جاننے کی کوشش کرنا۔ قرآن مجید اور احادیث میں لوگوں کے عیب ٹٹولنے اور ان کے چھپے حال جاننے کی جستجو میں رہنے سے منع کیا گیا ہے[14]، جسے اللہ پاک نے اپنی ستاری سے چھپایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات میں ارشاد فرماتے ہیں: "اور (دوسروں کے ذاتی معاملات میں) جاسوسی نہ کرو" (وَلَا تَجَسَّسُوا)[15]۔ ڈیجیٹل دنیا میں اس حکم کا اطلاق سائبر اسپیس میں ڈیٹا چوری، ہیکنگ، یا کسی کی نجی بات چیت کی ٹوہ لینے پر ہوتا ہے۔ تجسس کے اس گناہ پر سخت تنبیہ بھی آئی ہے اور اسے فساد کا ذریعہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "وَلَا تَجَسَّسُوا"[16]. (ترجمہ: اور (ایک دوسرے کی) ٹوہ نہ لگاؤ) اور فرمان ہے: "إنك إن اتَّبَعتَ عورات الناس أفسدتَّهم، أو كِدتَ أن تُفسِدَهم" (ترجمہ: اگر آپ لوگوں کے عیب تلاش کرنے لگ جائیں تو آپ فساد کا ذریعہ بن جائیں گے یا فساد کے قریب پہنچ جائیں گے)[17]

7.2. غیبت اور بہتان بازی

غیبت اور بہتان سوشل میڈیا پر کردار کشی (Character Assassination) کی شکل میں تیزی سے پھیلتے ہیں۔ قرآن کریم نے غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔[18] سوشل میڈیا پر تبصرے، میمز، اور ٹرولنگ کے ذریعے یہ حرام فعل کثرت سے انجام دیا جاتا ہے۔

بہتان تراشی، یعنی بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا، شرعاً انتہائی سخت گناہ اور حرام ہے۔ سوشل میڈیا پر یہ سنگینی اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب کسی شخص پر محض زبانی الزام لگایا جائے۔ شریعت میں دعویٰ کو گواہی یا قسم سے ثابت کرنا ضروری ہے۔

---

[14] AlBukhari, *Sahih Bukhari*, no. 2563.
[15] *Al-Quran*, Al Hujurat: 12.
[16] *Al-Quran*, Al Hujurat: 12.
[17] Abu Dawood, Sulaiman ibn al-Ash'ath, *Sunan Abu Dawood* (n.d.), no. 4888.
[18] *Al-Quran*, Al Hujurat: 12.

OPEN ACCESS CC BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

7.3. حسن ظن اور سوشل میڈیا پر اسلامی اقدار کا تحفظ

قرآن مجید میں بدگمانی سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے۔[19] بدگمانی جہاں ایک طرف معاشرتی زندگی سے محبت کو ختم کرتی ہے، وہیں ہماری نیکیوں کو بھی ضائع کر دیتی ہے۔ سوشل میڈیا کے تناظر میں، جب کسی کے ظاہر میں صالح ہونے کے باوجود محض بے دلیل شبہات کی بنا پر اس کے متعلق بدگمانی کی جاتی ہے تو یہ حرام ہے۔ اس رجحان کو روکنے کے لیے حسنِ ظن اور نیک گمانی کو فروغ دینا ضروری ہے، جس سے محبت والا معاشرہ وجود میں آتا ہے ۔ اس کے علاوہ، انسان کو ہمیشہ اپنے عیبوں پر نظر رکھنی چاہیے اور جب کسی کا عیب نظر آئے تو خود کی اصلاح میں لگ جانا چاہیے، تاکہ معاشرہ برائیوں سے پاک ہو سکے۔

یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا ایک مصنوعی اور ڈجیٹل پردہ Digital Veil فراہم کرتا ہے جو لوگوں کو انفرادی حقوق کی پامالی پر زیادہ جری بنا دیتا ہے۔ غیبت اور تجسس کا گناہ حقیقی دنیا میں چہرہ دکھا کر یا سزا کے خوف سے قدرے قابو میں رہتا ہے۔ لیکن ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر گمنامی (Anonymity) یا جسمانی طور دوری کی وجہ سے یہ خوف کم ہو جاتا ہے۔ لوگ بدگمانی کو اپنا موقف بنا کر آسانی سے پھیلاتے ہیں ۔ یوں اسلام کی احترام باہمی اور عزت و آبرو کے تحفظ یعنی Dignity and Honor ڈیجیٹل دنیا میں سب سے زیادہ پامال ہوتا ہے۔ جہاں آن لائن سزائیں (سائبر بلنگ، بائیکاٹ) بغیر کسی شرعی ثبوت کے سنا دی جاتی ہیں۔[20]

سماجی رابطوں کی سائٹس پر موجود مفسدات سے بچنے کا سورۃ الحجرات کی روشنی میں منہج

سوشل میڈیا پر منفی رویہ	قرآنی حکم (سورۃ الحجرات)	اسلامی قدر اور اخلاقی ذمہ داری	
فیک نیوز، جذباتی سنسنی خیزی، کاپی پیسٹ کلچر	يَاۤيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ جَآءَكُمۡ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوۡۤا (آیت 6)	تصدیقِ خبر (تبین)	معلومات کی سائنسی و شرعی تحقیق، ذرائع کا کھوج لگانا۔
بدگمانی، سازشی نظریات، غیر ضروری شک و شبہات کا فروغ	اجتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ (آیت 12)	حسنِ ظن (Good Faith)	نیک گمانی، احتیاط، ذاتی موقف کو "خبر" نہ بنانا، تجسس سے بچنا

[19] *Al-Quran*, Al Hujurat: 12.
[20] Baig, "Social Media ke Zariye Jhoot aur Propaganda ka Farogh."

OPEN ACCESS CC BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ہیکنگ، ڈاٹا کی ٹوہ لینا، لوگوں کے خفیہ حال جاننے کی کوشش	وَ لَا تَجَسَّسُوا (آیت 12)	احترام پرائیویسی	دوسروں کے عیوب پر پردہ ڈالنا، کسی کی لغزشوں کی ٹوہ نہ لگانا
ٹرولنگ، سائبر بلنگ، کردار کشی (Character Assassination)	وَ لَا يَغْتَب بَّعضُكُم بَّعضًا (آیت 12)	احترام آبرو (عزت)	لعن طعن سے ممانعت، بے گناہوں پر بہتان سے توبہ کرنا

8. فردی اخلاقیاتِ سے متعلق اسلامی اقدار پر اثرات کا تطبیقی مطالعہ

سوشل میڈیا صارفین بطور فرد ذاتِ مسلم سے متعلق اخلاقیات سے بھی صرف نظر کرتے نظر آتے ہیں۔ جہاں وہ اپنے ذاتی حقوق (Self Rights) سے متعلق درج ذیل امور متاثر ہو رہے ہیں:

8.1 خودی کے ڈیجیٹل حقوق اور پاک دامنی اور حیا

اسلام میں حیا کو خیر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ انسان کی زینت اور خوبصورتی قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: **الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ** "[21](ترجمہ: حیا صرف بھلائی لاتی ہے)، جبکہ بے حیائی کسی بھی چیز کو ناپسند اور برا بنا دیتی ہے۔ حیا اور عفت کا تحفظ اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔

سوشل میڈیا کے بے لگام استعمال نے اس بنیادی قدر کو شدید خطرے سے دوچار کیا ہے۔ آج کل موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے پیغامات اور تصاویر کا تبادلہ اتنی تیز رفتاری سے ہوتا ہے کہ صارفین کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ ان کا مواد اسلامی اور اخلاقی قدروں کے منافی ہو سکتا ہے۔ باحیا رہنے کا یہ پہلو مرد وزن دونوں کے لیے یکساں سودمند ہے۔ پردے کا شرعی حکم اسی لیے ہے کہ ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ روح بھی پاک رہے۔

8.2 غض بصر (Lowering the Gaze) کا جدید اطلاق

غض بصر، یعنی نظروں کو جھکانا، اسلام کی اہم ترین تعلیمات میں سے ہے، جس کا حکم مردوں اور عورتوں دونوں کو دیا گیا ہے۔ یہ حکم ہر ایسی چیز سے نظر کو بچانے کے لیے ہے جس سے ناجائز طور پر شہوانی خیالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

[21] AlBukhari, *Sahih Bukhari*, no. 6117.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

نفسیاتی اور شرعی طور پر بد نگاہی شہوت اور بے راہ روی کا پہلا قدم ہے۔ یہ بالآخر زنا جیسے حرام کام کا ارتکاب کرواتا ہے۔ قرآن مجید نے میں نظر کی حفاظت کو شرمگاہ کی حفاظت سے پہلے بیان کیا ہے۔[22] یہ تقدیم اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کی حفاظت قلب کے تزکیہ کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔[23] چونکہ عصر حاضر میں بے آبروئی اور عریانیت کا ماحول بہت زیادہ بڑھ چکا ہے، اسی لیے متاخرین فقہاء نے فتنے کے خوف کے بغیر بھی غیر محرم کے چہرے کو دیکھنے کو ناجائز قرار دیا تھا۔ یہ فقہی اصول ڈیجیٹل اسکرین پر غیر محرم کے مواد (تصاویر، ویڈیوز) کو دیکھنے پر بطریقِ اولیٰ (A Fortiori) لاگو ہوتا ہے۔ ہر مسلمان کو پاکبازی کے اس وصف کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ایسی چیز سے دور رہنا ضروری ہے جو حیا سے متعلق تعلیمات کے منافی ہو۔

8.3. لہو ولعب سے مومن کو پرہیز کرنا

سوشل میڈیا پر غیر شرعی انٹرٹینمنٹ، ویڈیوز اور موسیقی کا کثرت سے استعمال اسلامی اقدار کے منافی ہے، خاص طور پر ﴿لهو الحديث﴾[24] (غفلت میں ڈالنے والی باتیں) کے زمرے میں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت فرمائی جو ان باتوں کے خریدار بنتے ہیں جو اللہ سے غافل کرنے والی ہیں، تاکہ اللہ کی یاد سے گمراہ کریں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سمیت جلیل القدر صحابہ نے "لھوالحدیث" سے مراد گانا باجا لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے گانا سننے کو دل میں نفاق پیدا کرنے کا سبب قرار دیا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔[25] ڈیجیٹل دور میں لامتناہی اسکرولنگ، تفریحی ویڈیوز اور غیر شرعی موسیقی کا استعمال فرد کو دین کی راہ سے گمراہ کر سکتا ہے اور اسے غفلت میں مبتلا کر سکتا ہے (وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ)[26]

8.4. خودی کے تحفظ کا سدباب اور تربیت:

ڈیجیٹل بے حیائی کا مقابلہ صرف منع Prohibition سے نہیں، بلکہ تربیت سے ممکن ہے۔ چونکہ بے پردگی

---

[22] *Al-Quran*, Al Noor: 30.
[23] Liaqat Ali Chandio and Zaheer Hussain Soomro, "Ghas-e-Basar ka Itlaqi Pehlu Qur'an wa Hadith ki Roshni Mein," *Bayan al-Hikmah* 3, no. 1 (2017): 24–46.
[24] *Al-Quran*, Luqman: 06.
[25] Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir, *Tafsir al-Tabari, Jami' al-Bayan*, First Edition, vol. 18 (Mu'assasat al-Risalah, 2000), vol. 18/532.
[26] *Al-Quran*, Al Najm: 61.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اور فحش مواد کی رسائی آسان ہو چکی ہے، اس کا مقابلہ محض ٹیکنالوجی کی بندش سے ممکن نہیں۔ اسلامی حل فرد کے دل کا تزکیہ اور حیا کے احساس کو مضبوط کرنا ہے ۔ لہٰذا، ڈیجیٹل دنیا میں اخلاقی تربیت کو محض فرض کفایہ سے فرض عین کی سطح پر لے جانا ضروری ہے، خاص طور پر والدین اور مربیان کے لیے، تاکہ وہ بچوں میں حیا کا احساس پیدا کریں۔ ان امور کے ساتھ ساتھ جاننا چاہیے کہ وقت جو تمام بڑی نعمت ہے اس کا ضیاع بھی ان امور میں ضمنی طور پر ہر جگہ ہو رہا ہوتا ہے۔ جس پر مستقل تحقیق کرنے کی ضرورت ہے۔ا

8.5. وسطیت اور اعتدال کا ڈیجیٹل لائحہ عمل

اسلام اعتدال (وسطیت) اور توازن کا دین ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو "درمیانی امت" (اُمّتِ وسط) قرار دیا[27] ۔ یہ وسطیت افراط (غلو، انتہا پسندی) اور تفریط سے پاک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دین میں بے جا سختی (غلو) سے بچنے کا حکم دیا، کیونکہ پچھلی قومیں اسی سے ہلاک ہوئیں ۔ [28]

ڈیجیٹل تناظر میں اعتدال کا مطلب یہ ہے کہ صارف نہ تو سوشل میڈیا کی لت (Addiction) میں مبتلا ہو کر اپنے فرائض کو ترک کرے (افراط) ، اور نہ ہی اسے مکمل طور پر حرام سمجھ کر ترک کر دے (تفریط) ۔ اعتدال کا ڈیجیٹل لائحہ عمل یہ ہے کہ شرعی حدود اور آداب میں رہتے ہوئے مؤثر اور مفید انداز میں ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے۔

خودی کے تحفظ کے ڈیجیٹل اقدامات

روحانی/شرعی عمل	مقصد	نفسیاتی تسلسل (Cause-Effect)	ڈیجیٹل اطلاق
غضِ بصر (نظر جھکانا)	حفاظتِ نظر، تزکیۂ قلب	نگاہ بد ← شہوانی خیالات ← بے حیائی ← گناہ کا ارتکاب	غیر محرم کی تصاویر/ویڈیوز سے اجتناب، فحش مواد کو دیکھ کر فوراً اسکرین ہٹانا
حیاء وعفت کا تحفظ	شخصیت کی زینت	حیا کا خاتمہ ← بے تکلفی ← کھلے عام تعلق	پردے اور حیا دار لباس کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر بھی برقرار رکھنا

[27] *Al-Quran*, Al Baqara: 143.
[28] Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, *Sunan Ibn Majah*, in *Kitab al-Manasik* (n.d.), no. 3029.

OPEN ACCESS | CC BY NC
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

لہو ولعب سے پرہیز	غفلت سے بیداری	غناء ولہو الحدیث ← دل میں نفاق ← اللہ کی یاد سے غفلت	غیر شرعی موسیقی، طویل غیر مفید تفریحی ویڈیوز سے احتراز

6.3. ڈیجیٹل اخلاقیات (Digital Etiquette) کا اسلامی تناظر

اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈیجیٹل دنیا کو حقیقی دنیا سے مختلف نہ سمجھا جائے، کیونکہ بحیثیت مسلمان ہمیں اپنی زندگی پاکیزہ گزارنے کا حکم دیا گیا ہے اب اس زندگی میں ہی ڈیجیٹل دنیا بھی ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے چیلنجز کے ساتھ ہمارے سامنے ہے۔ لہٰذا، حقیقی زندگی کے تمام اخلاقی اصول (سچ، حیا، احترام) آن لائن ڈیجیٹل دنیا پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

آداب کلام گفتگو میں یہ بات شامل ہے کہ ڈیجیٹل کمیونیکیشن میں بھی پیشہ ورانہ اور شائستہ لہجہ برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس میں بھی مؤدبانہ آغاز، غیر رسمی زبان سے پرہیز، اور پیغامات کو گرامر کی غلطیوں سے پاک رکھنا شامل ہے ۔ اسی طرح کلام میں شائستگی، آداب اور شگفتگی کو ملحوظ رکھنے میں ہی دین کے حقیقی تشخص کی حفاظت ہے ۔

سائبر بلنگ اور نامناسب مواد پوسٹ کرنا ڈیجیٹل ناشائستگی کے زمرے میں آتا ہے، جس سے اسلامی معاشرے اور اس کے افراد کو بچنا چاہیے۔

مجموعی تجزیہ اور عملی سفارشات:

7.1. بنیادی اقدار کی پامالی کے کلیدی اسباب اور ان کا شرعی حل

سوشل میڈیا نے اسلامی اقدار کی پامالی کے لیے ایسے اسباب فراہم کیے ہیں جن کا حل قرآن و سنت میں واضح طور پر موجود ہے۔ بنیادی طور پر یہ پامالی ٹیکنالوجی کی وجہ سے نہیں، بلکہ انسانی نفس کے اس رجحان کی وجہ سے ہے کہ وہ عیب چھپانے والی اسکرین کے پیچھے شرعی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ اور نتیجتاً:

- تحقیق اور تصدیق کا ترک (فوری شیئرنگ کی جلدی) کی وجہ سے مسائل پیش آتے ہیں لہذا ہر خبر کو آگے بڑھانے سے قبل Verification کا شعور پیدا کرنا چاہیے۔
- پرائیویسی کی خلاف ورزی (تجسس کی سہولت) کو قانونی اور ذاتی تحفظ کے پس منظر میں سامنے رکھنا چاہیے وگرنہ ستر (پرائیویسی) اور حسنِ ظن (بدگمانی سے اجتناب) کے اصول کو سختی سے لاگو کرنے سے اسلامی اقدار کو مکمل تحفظ حاصل ہوسکے گا۔

OPEN ACCESS | CC BY NC
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

- اسلامی اقدار میں میں اہم اخلاقی قدر حیا کا زوال اور بے حیائی تک ممکنہ رسائی آسان ہو چکی ہے۔ جس کے تحفظ کے لیے غض بصر کو فردی اور اجتماعی تربیت کا حصہ بنانا چاہیے، کیونکہ یہ تزکیۂ قلب کی بنیاد ہے۔

7.2. فرد، خاندان اور ریاستی سطح پر سدباب کے لیے سفارشات

اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے مربوط اور اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے، جو انفرادی ذمہ داری سے لے کر ریاستی مداخلت تک محیط ہوں۔

الف. خاندانی اور تعلیمی سطح پر ایسا تربیتی منہج اور نصاب مرتب کیا جائے جو نوجوانوں کو سوشل میڈیا کے منفی استعمال سے بچنے کی تربیت فراہم کرے۔ جہاں والدین کو اپنے بچوں اور بچیوں میں پردے اور حیا کا احساس پیدا کرنے کی خصوصی ذمہ داری ادا کریں۔ ساتھ ہی اسلامی اخلاقی قدروں کے پیش نظر سکرین ٹائم اور ڈیجیٹل میڈیا پر اطلاق کی واضح تشریح کی جائے۔

ب. ریاستی اور قانونی سطح پر: حکومت کو سائبر کرائمز (بہتان، کردار کشی، نفرت انگیزی) کے خلاف سائبر اسپیس کی کڑی مانیٹرنگ اور قانون سازی کو مزید سخت کرنا چاہیے۔ یہ اقدام فساد فی الارض کے خاتمے اور امن و امان کی بحالی کے لیے ناگزیر ہیں۔ خصوصاً مختلف حاساس اوقات میں شعلہ بیان مقررین کی ڈیجیٹل نگرانی جو بعض اوقات انتشار کا سبب بنتی ہے۔ میڈیا اداروں اور پلیٹ فارمز کے لیے تحقیق اور تصدیق (تبین) کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے سخت ضوابط نافذ کیے جائیں، تاکہ جھوٹی خبروں کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔

ج. مستقبل کی تحقیق کے پہلو: مستقبل کی تحقیق کو سوشل میڈیا کے نفسیاتی اثرات پر اسلامی اخلاقیات کے اطلاق پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ خاص طور پر، ڈیجیٹل لت (Addiction) کے فقہی اور نفسیاتی پہلوؤں کا جائزہ لینا چاہیے، نیز فقہ النوازل کے تحت ڈیجیٹل کرنسی، مصنوعی ذہانت، اور سائبر جنگ کے شرعی احکامات پر گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اسلامی تحقیق کا منہج عصری چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلسل ارتقاء پذیر رہے۔

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

Bibliography:

Al-Quran. n.d.

Abu Dawood, Sulaiman ibn al-Ash'ath. *Sunan Abu Dawood*. n.d.

AlBukhari, Imam Muhammad bin Ismail. *Sahih Bukhari*. 2nd ed. Qadimi Kutub Khana, 2021.

Al-Tabari, Muhammad ibn Jarir. *Tafsir al-Tabari, Jami' al-Bayan*. First Edition. Vol. 18. Mu'assasat al-Risalah, 2000.

Baig, Khalid. "Social Media ke Zariye Jhoot aur Propaganda ka Farogh." *Daily Nawai Waqt*, January 5, 2024.

Chandio, Liaqat Ali, and Zaheer Hussain Soomro. "Ghas-e-Basar ka Itlaqi Pehlu Qur'an wa Hadith ki Roshni Mein." *Bayan al-Hikmah* 3, no. 1 (2017): 24–46.

Chishti, Muhammad Iqbal. "Social Media ka Manfi Istimal aur Islami Aqdar ka Zawal." *Mahnama Minhaj-ul-Quran*, January 2021.

Daily Ummat. "Hukumat ka Social Media ki Monitoring Sakht Karnay ka Hukum." July 12, 2024. https://ummat.net/879659/.

Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid. *Sunan Ibn Majah*. In *Kitab al-Manasik*. n.d.

Tahir, Sanaullah. *Da'wat-e-Deen aur Jadeed Zarai'e Iblagh*. Tehreek Minhaj-ul-Quran, 2021.

Zubair, Muhammad Naeem Muhammad. "Islami Manahij-e-Bahth." *Islami Manahij-e-Bahth* 1, no. 1 (2013): 26–39.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/